پاپائی کونسل برائے بین المذاہب مکالمہ

مسیحی اور مسلمان باہمی اتحاد و یگانگت سے مختلف ادیان کے مابین تشدد پر قابو پا سکتے ہیں

رمضان المبارک کے اختتام پر

عید الفطر 1431ہجری 2010ء

ویٹیکن سٹی روم

عزیز مسلمان دوستو!

1۔ عید الفطر جو کہ رمضان المبارک کے مقدسہ مہینہ کے اختتام پر ہر سال منائی جاتی ہے۔ اس موقع پر پاپائی کونسل برائے بین المذاہب مکالمہ ہمیں ایک بار پھر یہ تحریک دیتی ہے کہ ہم ایک دوسرے کو اور دنیا بھر کے تمام مسلمان بھائیوں کو عید الفطر کی مبارک باد پیش کریں۔

حالیہ ماہِ صیام میں جس میں آپ نے روزہ، ریاضت، خیرات اور غریبوں کی مدد کی اور خاندانی اور دوستانہ تعلقات کو مزید مضبوط بنایا۔ ہمارا تیقن ہے کہ اللہ باری تعالیٰ ان کوششوں کو ضائع نہ ہونے دے گا اور اپنی بیش بہا برکات سے ہمیں نوازے گا۔

2۔ اس تمام عرصہ میں ہونے والی دوستانہ ملاقاتوں میں مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ دیگر مذاہب کے ماننے والے، خاص طور پر مسیحی لوگ روحانی طور پر آپ کے بہت قریب ہوتے ہیں۔ مجھے یہ بھی جان کر ازحد خوشی ہوئی ہے کہ ہمارا یہ پیغام مذاہب کو قریب لانے میں خوش آئند قدم ثابت ہوگا۔

3۔ پاپائی کونسل کا منتخب کردہ مقصد ''مسیحی اور مسلمان: باہمی اتحاد و یگانگت سے مختلف ادیان کے مابین تشدد پر قابو پا سکتے ہیں'' دنیا کے زیادہ تر حصوں میں پسِ منظر چلا گیا۔ پاپائی کونسل اور الاظہر کمیٹی کا مشترکہ کٹھ جو واحدانیت پر یقین رکھنے والے مذاہب کے مابین مکالمہ کی انجمن ہے نے بھی اسی موضوع کو اپنی سالانہ میٹنگ (قاہرہ 23-24فروری 2010) کے لئے منتخب کیا ہے۔ مجھے یہ کہنے کی اجازت دیں کہ میں اس میٹنگ میں شائع کردہ چند نکات آپ کے سامنے لا سکوں۔

4۔ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان تشدد کی متعدد وجوہات موجود ہیں جن میں مذہب کو سیاسی ساز باز اور دیگر مقاصد کے لئے استعمال کرنا، نسلی تفرقہ، ساجی اور مذہب کے نام پر تقسیم، جہالت، غربت اور پسماندگی جیسے عناصر بلاواسطہ اور بالواسطہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس بات کو ممکن بنانا ہے کہ مذہبی اور ساجی رہنما پورے ساج کی بہتری اور بھلائی کے لئے اپنی خدمات پیش کریں اور ان تمام مسائل کا حل نکالیں۔ خدا کرے کہ ساجی رہنما خاندان کی بالادستی اور انصاف کی فراہمی کو یقینی بناتے ہوئے تشدد پھیلانے والے عناصر کا سدِ باب کر سکیں۔

5۔ مندرجہ بالا حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ تجاویز بھی پیش کی گئیں مثلاً اپنے اپنے دلوں اور ذہنوں کو ایک دوسرے کو معاف کرنے کے لئے وسیع کیا جائے تا کہ امن اور ہم آہنگی پیدا ہو سکے۔ آپس میں پائی جانے والی مذہبی مماثلتوں کو پہچانا جائے اور تضادات کو تسلیم کیا جائے۔ ہر شخص کو عزت بخشی جائے اور اس کے حقوق کا بلا تفریق مذہبی اور لسانی تفرقات کے خیال رکھا جائے۔ صرف ایسے قوانین کے نفاذ کو ممکن بنایا جائے تو تمام افراد کو برابری کی سطح پر حقوق کی فراہمی کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ سکول، گرجہ گھروں، مساجد اور گھروں میں محبت، بھائی چارہ اور مکالمہ کی اہمیت کو اُجاگر کیا جائے تا کہ مختلف مذاہب کے پیروکاروں میں پائے جانے والے تشدد کی مخالفت کی جا سکے اور مختلف مذاہب کے درمیان اخوت اور بھائی چارے کی فضا قائم کی جا سکے۔ مذہبی رہنما، مذہبی تعلیمات اور تعلیمی نصاب کے ذریعے مذہب کو با مقصد استعمال کیا جائے تو یقیناً اس کا نوجوانوں کے ذہنوں پر مثبت اثر ہو گا۔

6۔ مجھے یقین ہے کہ ان تمام تجاویز پر عمل پیرا ہونا مسلم اور مسیحی برادریوں کے معاشرے میں ہم آہنگی اور مذاہب کی شان و شوکت میں اضافہ کا باعث ہو گا، جسے میں خداوند خدا کی رحمت گردانتا ہوں۔

آپ سب کو عید الفطر کی خوشیاں بہت بہت مبارک ہوں

منجانب:

جین لوئیس کارڈینل ٹیرون
صدر

آرچ بشپ پائیر لوئجی سیلیٹ
سیکریٹری